رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الفضلَ بِیَدِ اللّٰہ یُؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کینہ ۔ بغض اور نخوت سے بکلّی پاک ہو جاؤ

"اے عزیزو! تم نے وُہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنے مسیح موعُود کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو۔ اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور اپنے مولا کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغِ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اس پُرآشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دُنیا کو دِکھلاؤ" (اربعین صہ)

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کا ٹمپریچر آج صبح ۴ر۹۷ تھا اور شام کو ۳ر۹۹۔ کھانسی میں خدا تعالٰے کے فضل سے تخفیف ہے ::

نظارت بیت المال کی طرف سے مولوی عبد العزیز صاحب سید محمد علی شاہ صاحب اور چوہدری بدر الدین صاحب ضلع گورداسپور کی بعض جماعتوں کے معائنہ کے لئے بھیجے گئے ::

افسوس مستری نور الدین صاحب متوطن بوڑیوال ضلع لائل پور جو ایک عرصہ سے قادیان میں ہجرت کرکے آئے ہوئے تھے۔ آج بعمر ۷۰ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور مقبرہ بہشتی کے قدیمی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ::

صدر انجمن احمدیہ کے زائد ممبروں کا تقرر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک زائد صیغہ نظارت خاص کے نام سے منظور فرما کر اس پر شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل بی۔ ایڈووکیٹ لاہور کو ۳۱ دسمبر ۳۶ء تک بطور آنریری ناظر مقرر فرمایا ہے۔ اس تقرر کے بعد بھی ناظم خاص کا عہدہ بدستور قائم رہے گا۔ جو کہ نظارت خاص کے ماتحت ہوگا نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۱ دسمبر ۳۶ء تک مندرجہ ذیل اصحاب کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زائد ممبر مقرر فرمایا ہے۔

۱۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب ایم۔ ایل۔ سی بار ایٹ لاء لاہور۔
۲۔ پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ ایڈووکیٹ۔ فیروزپور۔
۳۔ چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ منٹگمری
۴۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے حال امام مسجد لنڈن ؛

(ناظر اعلےٰ قادیان)

صاحب پوزیشن اصحاب کیلئے خدمت احمدیت کا بہترین موقعہ

اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی جس قدر بھی شکر کیا جائے تھوڑا ہے منجملہ ان نعمتوں کے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو ملا کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک عزت ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ فان العزۃ للہ جمیعًا۔ اور یہ دعا سکھائی ہے۔ تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر پس اس نعمت کی قدر یہی ہے۔ کہ اس کے حقوق کو ادا کیا جائے۔

عزت کا حق یہی ہے۔ کہ جو منصب کسی انسان کو ملا ہو۔ اس سے جو بھی فائدہ بنی نوع انسان کو ہوسکے۔ اس سے ان کو محروم نہ کرے۔

عام طور پر یہ خیال غیر احمدیوں کے دلوں میں جاگزیں ہوچکا ہے۔ کہ مولویوں کی باتوں کو شکر قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وعظ و نصیحت ان کا پیشہ ہے اور اس احساس کی وجہ سے اعلےٰ سے اعلےٰ نصیحت کا اثر بھی ان پر نہیں ہوتا۔ لہذا ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے وہ احباب جو خواہ ڈاکٹر ہوں یا وکلاء ہوں۔ یا تاجر پیشہ۔ یا کسی اعلےٰ ملازمت پر فائز ہوں۔ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کریں۔ کہ جب بھی کسی جگہ پر ان کی تقریر کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہ مناسب وقت پیشتر اطلاع مل جانے پر اپنے آپ کو تیار پائینگے اور خدمت سلسلہ کا فریضہ ادا کریں گے۔

اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس مطالبہ کے ماتحت جماعت کے احباب کثرت سے اپنے آپ کو پیش کردیں۔ تو یقینًا خدا کے فضل سے بہت سے غیر احمدی دوست جو بعض غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی ہدایت کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور ایسے دوست اپنی خدمات سے سلسلہ احمدیہ کو فائدہ پہونچا کر اجر کے مستحق ہوسکتے ہیں ؛

لہذا دوست بہت جلد اپنے پتے اور دیگر امور سے جن کے بموجب ان کو اطلاع دی جایا کرے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ تا ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاسکے ؛

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ایجنسی سے اخبار خریدنے والے احباب اور ایجنٹ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

جب سے روزانہ اخبار ۱۲ صفحہ پر شائع کیا جارہا ہے۔ ایسے احباب کی طرف سے جو اپنے اپنے ہاں کے ایجنٹوں سے اخبار خریدتے ہیں۔ یہ مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کہ ان سے ماہوار ۱۲؍ کے حساب سے قیمت لی جائے۔ حالانکہ یہ قیمت پندرہ روپیہ سالانہ کے حساب سے ایک ماہ کی ان خریداروں کے لئے بنتی ہے۔ جو پیشگی قیمت دفتر میں جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن ایجنٹوں کے ذریعہ جہاں اخبار بھیجا جاتا ہے۔ وہاں سے پیشگی قیمت تو الگ رہی مہینہ کے بعد وصول کرنے میں بھی سخت دقت پیش آرہی ہے۔ اور ایجنسیوں کے ذریعہ اخبار پہونچانے میں دفتر محض اس لئے زیادہ مشقت اور عام طور پر نقصان برداشت کررہا ہے۔ کہ وہاں کے احباب کو اسی دن اخبار پہنچ جائے۔ جس دن قادیان میں شائع ہوتا ہے۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب کم از کم تین ماہ کی قیمت تین روپے بارہ آنہ پیشگی براہ راست دفتر میں ارسال فرمادیں گے۔ ان کو ایجنسیوں کے ذریعہ بھی ایک روپیہ چار آنہ ماہوار پر ہی اخبار پہونچایا جائے گا۔ اور ایجنسی کو کمیشن دفتر خود ادا کرے گا۔ لیکن جو اصحاب اپنے حساب ایجنٹ سے ہی رکھنا چاہیں۔ انہیں ایک آنہ فی پرچہ کے حساب سے ہی پرچہ دیا جاسکتا ہے۔

ایجنٹ صاحبان کو بھی یہ بات اچھی طرح نوٹ کرلینی چاہیئے۔ کہ جن خریداروں کی طرف سے کم از کم سہ ماہی قیمت دفتر میں پیشگی داخل کرادیں گے۔ ان کے پرچوں کی قیمت ۱۲؍ ماہوار کے حساب لی جائے گی۔ اور باقی جس قدر پرچے منگائینگے انکی قیمت فی پرچہ ایک آنہ کے حساب ان کے ذمہ ڈالی جائیگی ؛ (مینیجر الفضل)

دھنی دیو میں احرار کا فرار

جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج۔ ب دھنی دیو ضلع لائل پور کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ اگست ۳۶ء کو منعقد ہوا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل مبلغین مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل و قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل تشریف لائے ہوئے تھے ان کی دفعہ فاضل علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد مبارک کے مطابق تقویٰ طہارت اور فضائل اسلام پر مبسوط تقاریر کیں۔ جن کا پبلک پر بفضلہ تعالےٰ گہرا اثر ہوا۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں نے اقرار کیا۔ کہ واقعی آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کی صحیح تصویر پبلک کے سامنے پیش کرسکتی ہے۔

چک ہذا کے احرار نے شر پیدا کرنے کی خاطر ایک احراری ملّا کو چند پیسے دے کر بلایا۔ جس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بیہودہ بکواس کرکے اپنی گندہ دہنی کا ثبوت دیا۔ مگر وقت مانگنے پر انکار کردیا گیا۔ اگلے دن جماعت احمدیہ کی طرف سے تبادلہ خیالات کے لئے دعوت دی گئی۔ مگر حق کے آگے باطل کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ تین گھنٹے کی خط و کتابت کے بعد ۳ بجے شام آنے کا اقرار کیا مگر فرار اختیار کرلیا۔

(محمد صدیق سیکرٹری تبلیغ دھنی دیو چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

اشاعتِ دین کیلئے تمام دُنیا میں پھیل جاؤ

آج دُنیا میں باوجود لاانتہا مادی ترقی کے - اور باوجود اس بات کے کہ انسان کی جدت طبع نے اس کی زندگی کو ہر نوع - اور ہر قسم کے مادی نعم اور آرام و آسائش سے متمتع کر دیا ہے - ایک چیز کے لئے جو اسے میسر نہیں بے تاب ہے - وُہ ایک پیاس محسوس کرتی ہے ایسی پیاس جسے مادی ترقیات نہ صرف بجھانے سے قاصر ہیں - بلکہ اس کو اور زیادہ تیز کر رہی ہیں - آج اہلِ عالم کے دلوں میں ایک غلجان ہے - اور ایک شدید احساس اپنی محرومی اور ناکامی کا - کیونکہ مادی ارتقاء کے بلند بام کاخ پر پہونچنے - اور زمینوں اور سمندروں کی تہوں کو کھنگال کر اپنے ذوقِ تفحص کو پورا کر لینے کے بعد ان کی یہ تمام تگ و دو انہیں زیادہ سے زیادہ ورطۂ حیرت و استعجاب میں ڈال رہی ہے - وُہ اپنی اس پریشانی اور خلش کو دور کرنے کے لئے اس روحانی پانی کی تلاش میں ہیں - جس سے انہیں سکینتِ قلب اور اطمینانِ خاطر نصیب ہو وہ اس کے لئے بے تاب ہو کر ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں - مگر اپنے ماحول میں کسی قسم کی امداد نہ پا کر مایوس ہو جاتے ہیں - نہ ان کے مذہب ان کی راہ نمائی کرتے ہیں - اور نہ ان کے فلاسفروں کے فلسفیانہ نظریے انہیں کوئی اطمینان دلاتے ہیں ؛

یہی وجہ ہے - کہ آج ہر مذہب و ملت اور ہر قوم و ملک کے لوگ ایک مایوسی میں مبتلا ہیں - اور ان کے دل میں اس مایوس کن کیفیت سے رہائی پانے کے لئے تڑپ بھی ضرور موجود ہے - مغرب اس وقت مادی ترقی کے لحاظ سے مشرق سے ہر رنگ میں گوئے سبقت لے گیا ہے - اور عرصۂ تحقیق و تفحص کی شاید ہی کوئی ایسی منزل ہو - جسے اس کے سمندِ شوق نے پامال نہ کیا ہو - لیکن آج وُہی سب سے زیادہ روحانی پیاس محسوس کر رہا - اور اسے بجھانے کے لئے سخت بے تابی کا اظہار کر رہا ہے - لاطینی کا ایک قدیم محاورہ "Ex oriente lux" یعنی روشنی مشرق سے آتی ہے - اہلِ مغرب کی اس خواہش اور آرزو کا آئینہ دار ہے - جو ظلمت سے نکلنے اور روشنی اور نُور کو قبول کرنے کے لئے ان کے دل میں موجود ہے ؛

کس قدر مقامِ مسرت ہے - کہ وُہ نُور جو عرب کی وادیٔ غیر ذی زرع میں بکمالِ آب و تاب چمکا - اور جس کی ضیا بار کرنوں نے دُنیا کے تاریک سے تاریک کونوں کو منور کر دیا تھا - آج تیرہ سو سال کے بعد پھر افقِ مشرق سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں دُنیا کی تاریکی کو دُور کرنے کے لئے نمودار ہوا ہے - اب ضرور ہے - کہ مشرق اور مغرب شمال اور جنوب اس نور کی ضو فشاں کرنوں سے جگمگا اٹھے - پس اے احمدی نوجوانو! تمہیں مبارک ہو - کہ تم نے اس نُور سے اپنے آپ کو منور کیا - لیکن یہ بھی یاد رکھو: کہ تمہارا فرض اس نور کو صرف قبول کرنا ہی نہیں - بلکہ اسے ساری دُنیا میں پھیلانا بھی ہے ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا یہ اٹل وعدہ ہے - کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" اور یہ پورا ہو کر رہے گا - مگر اے احمدی جماعت کے نوجوانو! تمہارے لئے سعادت اندوزی کا کتنا بہترین موقعہ ہے - کہ تم اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے تمام دُنیا میں پھیل جاؤ - تا خدا تعالےٰ کے اس منشاء کی تکمیل میں حصہ لینے والے قرار پاؤ - اور اس کی ابدی نعمتوں کے وارث بنو - پس تم اپنے آقا کی فرمانبرداری کرتے ہُوئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو - اور صحیح راستہ سے بھولی بھٹکی دُنیا کو آستانۂ الٰہی پر لاؤ - دیکھو - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضؓ کو وہ سہولتیں حاصل نہ تھیں - جو آج ہمیں حاصل ہیں مگر باوجود اس کے انہوں نے غیر ممالک میں پھیل کر جا بجا اسلامی جھنڈا گاڑ دیا آج تو وقت اور فاصلہ کا بُعد بے معنی چیز ہو چکا ہے - اللہ تعالےٰ نے اشاعتِ دین کے لئے تمام دُنیا کو ایک گھر کی طرح بنا دیا ہے - اس لئے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے - کہ وہ اکناف واطراف عالم میں پھیل جائیں - خدا تعالےٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور قابلیتوں کے ذریعہ اپنے لئے قوت لایموت بھی مہیا کریں - اور اشاعت اسلام میں بھی مصروف رہیں - یہ وقت ہے - جبکہ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے - کیونکہ خدا تعالےٰ کا منشاء ہے کہ دُنیا میں انقلاب پیدا کرے - اگر ہمارے نوجوان خدا تعالےٰ کے اس منشاء کو خود نہیں معلوم کر سکتے - اور اور اگر ان کے کان خدا تعالےٰ کی اس آواز کو براہِ راست نہیں سُن سکتے - تو وہ اس وجود باجود کے ذریعہ سُنیں جسے خدا تعالےٰ نے ان کی راہ نمائی کے لئے مقرر فرمایا ہے - اور جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اقرار کر چکے ہیں - کہ آپ جو بھی نیک کام بتائینگے اس میں آپ کی اطاعت کریں گے - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے - کہ وُہ تمہیں دُنیا میں پھیلائے - اگر تم دُنیا میں نہ پھیلے - اور سو گئے - تو وُہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا - اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا - پس پھیل جاؤ دُنیا میں - پھیل جاؤ مغرب میں - پھیل جاؤ مشرق میں - پھیل جاؤ شمال میں - پھیل جاؤ جنوب میں پھیل جاؤ یورپ میں - پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ افریقہ میں - پھیل جاؤ جزائر میں - پھیل جاؤ چین میں - پھیل جاؤ جاپان میں - اور پھیل جاؤ دُنیا کے کونے کونے میں - یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی گوشہ - دُنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو - جہاں تم نہ ہو پس تم پھیل جاؤ - جیسے صحابہ رضؓ پھیلے - پھیل جاؤ جیسے قرونِ اُولےٰ کے مسلمان پھیلے"!

پس اے احمدی نوجوانو! اپنے پیارے آقا اور مطاع کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہُوئے اٹھ کھڑے ہو - تا ہم اپنے ہاتھوں ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے بنیں - جو جماعت احمدیہ کے غلبہ اور ترقی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں - اور کیا ہی خوش قسمت ہونگے وُہ لوگ - جو خدا تعالےٰ کی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے قرار پائیں گے ؛

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اشاعتِ دین کے لئے ہر نوع کی جو سہولتیں بہم پہونچائی ہیں - ہمارا فرض ہے - کہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہُوئے اس کے دین کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں ؛

نماز سے متعلق ضروری مسائل

(از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ)

۴- امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا نہیں کرنا چاہیئے

یہ ایک محکم اور نہایت پختہ اصل ہے کہ مقتدی نماز کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کوئی مقتدی ایسا کرے تو بعض احادیث میں ایسے مقتدی کو گدھے کا خطاب دیا گیا ہے لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں ۹۰ فیصدی سے زیادہ اشخاص اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور یہ غلطی غیر احمدیوں سے احمدی ہونیکے باوجود ہماری جماعت میں بھی سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور جب تک ہر جماعت کے امیر سیکرٹری اور پیش امام کوشش کر کے اس کو دور نہ کرینگے۔ اس کا دور ہونا مشکل ہے امام جب رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہے۔ اور خود سجدہ کرنے کے لئے جھکنے لگتا ہے۔ تو قبل اس کے کہ امام اپنا ہاتھ زمین پر رکھدے۔ اکثر مقتدی سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور ان کا ہاتھ زمین پر امام کے ہاتھ سے پہلے لگتا ہے۔ بالخصوص جبکہ امام بھاری بدن کا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے آہستہ آہستہ جھک کر زمین تک پہونچتا ہو۔ بے شک اس غلطی کے عام ہونے کی وجہ زمین کی کشش ثقل ہے۔ کہ نیچے جاتے وقت انسان سوائے اس کے کہ وقار اور ارادہ سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ لے جاوے۔ طبعًا جلدی اور یکدم زمین تک جا پہونچتا ہے۔ مگر شرعًا یہ سخت منع ہے۔ اور گدھا بننے کے مترادف ہے۔ اب میں بخاری شریف کی ایک حدیث لکھتا ہوں۔ احباب اسے پڑھیں۔ اور آئندہ اس خطرناک غلطی سے بچیں۔ وہ حدیث یہ ہے۔

عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احدٌ منّا ظہرہٗ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبہتہٗ علی الارض

یعنی براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ جب ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ اور آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سجدہ میں جانے لگتے۔ تو جب تک آپ اپنا ہاتھ زمین پر نہ رکھدیتے۔ ہم میں سے کوئی شخص سجدہ میں جانے کے لئے اپنی پیٹھ تک نہ جھکاتا۔ بلکہ سیدھا کھڑا رہتا۔ پھر جب آپ سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھ چکتے۔ تب ہم سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع کرتے"۔

اب احمدی دوست اپنی اپنی مسجدوں کے مقتدیوں کے حال پر نظر کریں۔ اگر وہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ تو فبہا۔ ورنہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس غلطی کی اصلاح کریں۔ پس میں بڑے ادب مگر اس سے بھی زیادہ تاکید سے عرض کرتا ہوں۔ کہ آئندہ ہر احمدی نہایت احتیاط اور توجہ سے اس حدیث پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ علم ہو جانے کے بعد ایسا کرنا خدانخواستہ نماز کے حبط ہو جانے کا قوی اندیشہ رکھتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے مقتدیوں کو دیکھا۔ کہ امام کے سجدہ میں جانے سے قبل سربسجود ہو جاتے ہیں۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا۔ کہ یہ مسجد کب سے بنی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اس مسجد کو تعمیر ہوئے تیس سال ہوئے ہیں۔ جس پر آپ نے انہیں بڑی شد و مد سے وعظ فرمایا۔ اور بڑی تاکید سے انہیں اس غلطی کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی۔ بلکہ تنبیہًا یہاں تک فرمایا۔ کہ تیس سال سے تمہاری نمازیں نہیں ہوئیں۔ اپنی ۳۰ سالہ نمازیں دہراؤ۔ اور پھر پڑھو۔ پھر اپنے شہر میں آکر آپ نے اس مسجد والوں کو ایک خط ایک ضخیم رسالہ کی شکل میں لکھا۔ اس میں نماز کے مسائل تحریر فرمائے۔ اور خصوصیت سے اس مسئلہ کے متعلق تمام احادیث جمع کیں۔ اور انہیں لکھا۔ کہ جب تک یہ غلطی نہ چھوڑو گے۔ تمہاری نمازیں قبول نہ ہونگی۔ یہ رسالہ اب طبع ہو چکا ہے اور قابل مطالعہ ہے۔ پس میں جماعت کے تمام عہدہ داروں بالخصوص تعلیم و تربیت کے سیکرٹریوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد خصوصیت سے اس غلطی کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ زیادہ بہتر طریق یہ ہے۔ کہ ہماری جماعتوں میں جو لوگ پیش امام ہیں۔ وہ چند روز تک یعنی جب تک کہ لوگ اس مسئلہ پر عمل کرنے لگ جائیں۔ ہر نماز میں تکبیر سے پہلے یہ حدیث سنا کر اپنے مقتدیوں کو سمجھا دینگے۔ کہ جب امام اپنا ہاتھ زمین پر رکھ چکے۔ تب مقتدی سجدہ کے لئے جھکنا شروع کریں۔ اس سے پہلے نہیں۔

اس حدیث شریف میں امام سے پہلے کسی رکن کے ادا کرنے والے کو جو گدھا کہا گیا ہے۔ تو یہ عین بجا ہے۔ اور صحیح تشبیہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ گدھا ہمیشہ مالک کے کنٹرول سے باہر رہنا چاہتا ہے۔ وہ دائیں لے جانا چاہتا ہے تو گدھا بائیں جاتا ہے۔ وہ بائیں لے جانا چاہتا ہے۔ تو یہ دائیں جاتا ہے۔ یہی اکثر اوقات ڈنڈے کھاتا ہے۔ پس جو مقتدی بھی امام کے کنٹرول میں نہیں رہتا بلکہ اس پر سبقت لیجاتا ہے۔ وہ کیا فرق رکھتا ہے۔ اُسی گدھے سے جو مالک کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔ بلکہ یہ بڑا گدھا ہے۔ اور ڈنڈوں کے زیادہ قابل ہے۔ کہ گدھا تو لا یعقل ہو کر ایسا کرتا ہے اور یہ عاقل ہو کر۔ اور گدھا تو ایک معمولی انسان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور یہ ساری کائنات کے سردار کی۔ اور نماز بھی یہ کلی اتباع تو ایک ٹریننگ ہے۔ اصل مقصد یہ ہے۔ کہ جو امام وقت ہو۔ اس کی پوری پوری اتباع کرو۔ تمہارے سب کام اسی کے اشارہ اسی کی سکیم اور اسی کے تجویز کردہ پروگرام کے ماتحت ہوں۔

۵- دو ارکان نماز میں وقفہ

نماز کا یہ ایک شرعی مقررہ اصل ہے۔ کہ اس کے ہر رکن میں انسان اتنا ضرور ٹھہرے کہ وہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز نظر آئے لیکن افسوس ہے۔ کہ آجکل عام حنفی اور ان میں سے نکلکر احمدی ہونے والے بہت سے احباب نماز میں دو جگہ اس اصل کو توڑتے ہیں۔ اول رکوع سے سر اٹھا کر بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہیں۔ وہ رکوع سے سر اٹھاتے ہی بغیر سیدھا کھڑا ہونے کے فورًا سجدہ میں جانے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ دوم پہلا سجدہ کر کے بجائے اسکے کہ وہ اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ اور پھر پندرہ بیس سیکنڈ ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بغیر سیدھا بیٹھنے کے دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں فعل سخت ناپسندیدہ اور منع ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ رکوع سے سر اٹھا کر انسان سیدھا کھڑا ہو۔ اور ٹھہر کر سجدہ میں جھکے نیز ضروری ہے۔ کہ پہلا سجدہ کر کے انسان سیدھا اطمینان سے بیٹھ جائے اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائے۔ اس بارہ میں چند احادیث لکھی جاتی ہیں۔

الف:- حدیث بخاری میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضور سے نماز کی ترکیب پوچھی تو آپؐ نے اسے جو جواب دیا۔ اس میں جو حصہ اس مسئلہ کے متعلق ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ثم ارکع حتی تطمئن راکعًا ثم ارفع حتی تعتدل قائمًا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم ارفع حتی تطمئن جالسًا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا

یعنی جب تو رکوع کرے تو رکوع میں اطمینان سے ٹھہر۔ اور پھر رکوع سے سر اٹھا اور ٹھیک سیدھا اطمینان سے کھڑا رہ پھر سجدہ میں جا۔ اور اطمینان سے سجدہ میں رہ۔ پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھا۔ اور اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر دوسرے سجدہ میں جا اور اطمینان سے سجدہ میں پڑا رہ۔

(ب) عن البراء بن عازب قال کان رکوع النبی صلے اللہ علیہ وسلم وسجودہ واذا رفع راسہ من الرکوع وبین السجدتین قریباً من السوآء۔ یعنی براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رکوع اور آپ کا سجدہ اور آپ کا رکوع کے بعد کھڑے ہونا۔ اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا وقت کے لحاظ سے قریباً برابر ہوتا تھا۔ یعنی جتنی دیر آپ رکوع میں لگاتے۔ قریباً اتنی دیر ہی آپ رکوع کے بعد کھڑے رہتے اور جتنی دیر آپ سجدہ میں لگاتے قریباً اتنی دیر ہی آپ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں لگاتے۔

(ج) عن ثابت عن انس رضؓ قال لا آلوان اصلی بکم کما رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی بنا قال ثابت کان انس اذا رفع راسہ من الرکوع قام حتیٰ یقول القائل قد نسی و بین السجدتین حتیٰ یقول القائل قد نسی۔ یعنی ثابت سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس صحابی ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا۔ اور تمہیں نماز سکھانے کے سلسلے میں کوشش کرکے بعینہٖ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح نماز پڑھوں گا۔ ذرا کمی نہ کرونگا راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت انس نماز میں رکوع کے بعد اتنا عرصہ کھڑے رہتے۔ کہ بعض مقتدی سمجھتے۔ کہ آپ بھول گئے ہیں۔ اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے۔ کہ بعض مقتدی خیال کرتے آپ بھول گئے ہیں۔

یہ تین حدیثیں احباب کی واقفیت کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے آئندہ احمدی دوست رکوع کے بعد سیدھے اطمینان سے کھڑے ہو کر اور ٹھہر کر سجدہ میں جائیں۔ نیز پہلے سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں۔ اور ان دونوں وقفوں میں جلدی نہ کریں۔

اور پہلے وقفہ میں کم سے کم اتنا ضرور قیام کریں۔ کہ جس میں وُہ ٹھہر ٹھہر کر

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کہہ سکیں۔

اور دوسرے وقفہ میں کم سے کم اتنی دیر ضرور بیٹھیں۔ کہ جس میں وُہ ٹھہر ٹھہر کر

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ

کہہ سکیں۔

(۶) دوڑ کر یا تیز چل کر نماز باجماعت میں مِلنا منع ہے

بعض لوگ جب مسجد میں پہونچتے ہیں۔ اور امام کو رکوع میں پاتے ہیں۔ یا رکوع کرنے کے قریب ہوتا ہے۔ تو اس خیال سے کہ رکوع میں شامل ہو کر ہم یہ رکعت پاسکتے ہیں۔ اپنی معمولی اطمینان والی رفتار کو چھوڑ کر جلدی کرتے ہیں۔ اور دوڑ کر یا عام رفتار کو تیز کرکے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں لکھا ہے:-

بینما نحن نصلی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ سمع جلبۃ رجال فلما صلی قال ما شانکم قالوا استعجلنا الی الصلوٰۃ قال فلا تفعلوا اذا اتیتم الصلوٰۃ فعلیکم بالسکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔ یعنی راوی کہتا ہے۔ کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اچانک آپ نے پاؤں کی آہٹ اور قدموں کا شور سُنا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے پوچھا۔ کہ یہ آہٹ اور شور کیسا تھا لوگوں نے کہا۔ کہ حضور ہم لوگ نماز میں شامل ہونے کے لئے چونکہ جلدی جلدی چل کر آئے۔ اس لئے یہ ہمارے چلنے کی آواز تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ دیکھو۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ بلکہ جب تم لوگ نماز کو آؤ۔ تو سکینت۔ وقار۔ اور اطمینان سے چل کر آؤ۔ جلدی نہ کرو۔ اور دوڑ و مت۔ بلکہ جتنی نماز مل جائے اتنی امام کے ساتھ پڑھ لو۔ اور جو حصہ رہ جائے۔ وُہ بعد میں پورا کرلو۔

اس حدیث میں اس امر کی سخت ممانعت ہے۔ کہ نماز کے کسی حصہ کے پانے کے لئے انسان اپنی عام وقار اور اطمینان والی رفتار میں تیزی پیدا کرے۔ بلکہ خواہ امام رکوع میں ہو۔ خواہ کسی اور رکن میں۔ نماز میں شامل ہونے والے کو قطعاً اپنی عام وقار والی رفتار میں ذرا بھی تیزی پیدا نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آج کل لوگ رکوع میں ملنے کے لئے بھاگ۔ اور دوڑ شروع کر دیتے ہیں۔ اور وقار وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اس رکوع میں ملنے کا کیا فائدہ۔ جو رکوع کا حکم دینے والے کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اور اس نماز کو حاصل کرنے کا کیا نتیجہ جو نماز کی قدر کرنے والے کی ناخوشی کا سبب ہو۔

امید ہے۔ کہ دوست آئندہ اس امر کا خصوصیت سے خیال رکھینگے۔ اور رکوُع میں ملنے کی خاطر قطعاً وقار کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔

سودیشی ریل یا حقیقتِ سوراج

از جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ

محترم شوکت صاحب تھانوی نے اپنا ایک نہایت دلچسپ فسانہ موسومہ "سودیشی ریل" مجھے پڑھنے کے لئے بھیجا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ اس کے پڑھنے کا موقعہ مجھے ولائتی ریل میں ملا۔ دوران سفر میں اس کا مطالعہ کرنے میں بلا مبالغہ میں ایسا محو ہوا۔ کہ کتاب ختم کرنے تک میں یہی سمجھتا رہا۔ کہ تھانوی صاحب کے ساتھ ان کی سودیشی ریل میں سفر کر رہا ہوں۔ انہوں نے اس خوبی کے ساتھ سودیشی انتظامات کی تصویر اپنی قوت متخیلہ اور زور قلم سے کھینچی ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر طبعاً میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اس کی اشاعت کثرت سے ہو۔ تا اہل ہند کو اپنی کمزوریوں اور نقائص پر اطلاع ہو۔ اور وُہ انہیں دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر سوراج ملنا محال ہے۔

گو یہ کتاب ایک فسانہ کی طرز اور اسلوب پر ہے۔ مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ کہ کتاب مذکور میں حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک کے مزاح نگاروں میں ایک نقص ہے۔ کہ وُہ عام طور سے پھکڑ ہوتے ہیں۔ مگر شوکت صاحب کے مضامین عام طور پر اس نقص سے پاک ہوتے ہیں۔ . . . . انہوں نے (سودیشی ریل میں) ایک ایسا لطیف نقشہ کھینچا ہے۔ کہ ہندوستانی کیرکٹر کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے"۔

درحقیقت جبتک ہم سنجیدگی سے اپنی کمزوریوں کو پیش نظر نہ رکھینگے۔ حقیقی اصلاح نہیں کر سکیں گے۔ تھانوی صاحب کا اہل ہند کو ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے عمدہ پیرایہ میں قومی نقائص کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور پڑھے لکھے لوگوں میں اس کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے۔

انگریزی خواں اصحاب کے لئے اس فسانہ کو انگریزی کا لباس پہنا دیا گیا ہے۔ اُردو۔ انگریزی کے مجموعہ کی قیمت ۸؍ ہے۔ اور شوکت بک ڈپو۔ لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ پر ایمان لاکر آپکی زیارت کرنے والوں کا کیا نام ہونا چاہیئے

اِنَّ جَمَاعَةَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ فِي التَّسْمِيَةِ

(المسیح الموعودؑ)

(۲)

صفاتی اسماء کی بجائے امتیازی نام

"الفضل" کی گذشتہ اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے ذریعہ یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ وہ بزرگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں آپ پر ایمان لائے۔ آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے انہیں کسی ایک الہام کی بناء پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی بجائے "رفقاء" کے نام سے موسوم نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ الہامات میں ان کے دو درجن اور نام بھی تجویز کئے گئے ہیں۔ ان ناموں میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور چونکہ یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ انہیں سب ناموں سے یکجا طور پر پکارا جائے اس لئے سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ ان الہامی اسماء کو صفاتی اسماء قرار دیا جائے۔ اور ان کے لئے علیحدہ طور پر کوئی ایسا نام تجویز کیا جائے جس میں کوئی اور شریک نہ ہوسکے۔ ظاہر ہے کہ درویش یا رفیق یا خدمتگار یا غلام یا اور دوسرے اسماء ایسے ہیں۔ جن میں اور لوگ بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ اور ان ناموں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ بزرگوں کو پکارنا اپنے اندر کوئی امتیاز نہیں رکھتا۔ حالانکہ ان برگزیدہ لوگوں کو حقیقت میں ایک عظیم الشان امتیاز حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے نبی کو دیکھا اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی صحبت سے مستفیض ہوکر اس کے زندگی بخش کلام پر عمل پیرا رہے۔ پس ضروری ہے کہ ان کا کوئی ایسا نام ہو۔ جو ان کی اس امتیازی شان کو برقرار رکھنے والا ہو۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ایک نبی سے براہ راست فیضان حاصل کیا ہے۔

صحابہ کن لوگوں کو کہا جاتا ہے

ہماری جماعت کا ہر فرد ایمان رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول تھے۔ آپ کو الہامات میں بار بار نبی اور رسول کہا گیا۔ آپ کو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کہا۔ اور آپ کا اپنا دعوےٰ تھا۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اب ہمیں صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کسی نبی کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو کیا کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت واضح تحریر ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

جب اصحاب کی یہ تعریف ہے تو لامحالہ اس تعریف کے ماتحت جب ہم صدق دل سے اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ تو وہ لوگ جو آپ کی زندگی میں آپ پر ایمان لائے۔ جو آپ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور جنہوں نے آپ سے تعلیم اور تربیت پائی اصحاب ہی کہلائیں گے نہ کہ رفیق۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے صحابہ

پھر اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انکی زندگی میں ایمان لانے والے صحابہ کہلاسکتے تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے قال اصحاب موسیٰ انا لمدرکون کہکر انہیں صحابہ قرار دیا ہے۔ اور اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر انکی زندگی میں ایمان لانیوالے صحابہ کہلاسکتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۸ میں "حضرت موسےٰؑ کے صحابہ" اور "حضرت مسیحؑ کے صحابہ" کے الفاظ استعمال فرماکر انہیں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام کے صحابہ ہی قرار دیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی زندگی میں آپ پر ایمان لانے والے صحابہ نہ کہلائیں۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ "میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں۔ کہ موسےٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ان کی زندگی میں ایمان لانے والے صحابہ کہلائے جیسا کہ قرآن مجید اور حقیقۃ الوحی کے حوالہ سے ثابت کیا جاچکا ہے۔ تو کیا وجہ ہے وہ لوگ صحابہ نہ کہلائیں۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پیرووں سے "ہزارہا درجہ بہتر" ہیں۔

جری اللہ فی حلل الانبیاء کا بلند ترین مقام

اس ضمن میں اگر ہم اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہ صرف یہ دعوےٰ تھا۔ کہ میں نبی ہوں۔ بلکہ یہ بھی دعوےٰ تھا کہ "میں آدمؑ ہوں۔ میں شیثؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحاقؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں میں یعقوبؑ ہوں۔ میں یوسفؑ ہوں۔ میں موسےٰؑ ہوں۔ میں داودؑ ہوں۔ میں عیسےٰ ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں"

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۵۷)

تو پھر اس امر کو تسلیم کئے بغیر چارہ ہی نہیں رہتا کہ آپ کی صحبت سے بحالت ایمان مشرف ہونے والوں کو صحابہ ہی کہا جائے۔ ورنہ یہ عجیب بات ہوگی۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام پر تو ان کی زندگی میں ایمان لانے والے صحابہ کہلائیں۔ مگر وہ جو تمام انبیاء سابقین کا مظہر ہے اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا بھی مظہر اتم ہے۔ اس کے عہد سعادت مہد میں اس پر ایمان لانے والے صحابہ نہ کہلائیں۔

آخرین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ پر ایمان لانے والوں کو صحابہ کہنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات اس کی مؤید ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی وہ آیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے مستفیض ہونے والوں کو صحابی قرار دیتی ہے۔ سورۂ جمعہ کی یہ آیت ہے کہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بالتفصیل لکھا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کا ایک بعثت ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے۔ اکابر مفسرین بھی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس امت کا آخری گروہ یعنے مسیح موعودؑ کو ماننے والے صحابہ کے رنگ میں رنگین ہونگے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اور ہدایت پائینگے۔" (تحفہ گولڑویہ طبع اول حاشیہ صفحہ ۹۴)

پس جبکہ اٰخرین منھم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اولین میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر آپ کی زندگی میں آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کہلائیں۔ مگر آخرین میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہو۔ تو وہ لوگ صحابی نہ کہلائیں۔ یقیناً اس قسم کا خیال اس آیت اور اس تشریح کے مخالف ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی:۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اپنی صحبت میں بیٹھنے والوں کو صحابہ قرار دینا

آپ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے وضاحتاً اپنے ماننے والوں کو صحابہ ٹھہرا چکے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائینگے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا۔ و آخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ و آخرین منھم اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۶۷)

"ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں۔

"ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت و آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے۔ کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا۔ جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے۔ لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ وہ لوگ صحابہ ٹھہرے۔ اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔"

"آئینہ کمالات اسلام" میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی اشاعت میں جو مشکلات حائل ہوں گی۔ ان کو وہ لوگ دور کریں گے۔ جو مسیح موعود پر ایمان لائینگے آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ ثابت قدمی دکھلانے کے بعد صحابہ کے مرتبہ پر شمار ہونگے۔" (صـ۲۱۱)

اشعار میں بھی فرماتے ہیں:۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر خطبہ الہامیہ میں بتصریح فرماتے ہیں

"فمن دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ سیدی خیر المرسلین وھذا ھو معنی و آخرین منھم کما لا یخفی علی المتدبرین۔" (صـ۱۷۱)

کہ جو شخص میری جماعت میں داخل ہؤا۔ وہ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں داخل ہؤا۔ اور یہی معنے آخرین منھم کے بھی ہیں۔ جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے کوئی کہدے۔ کہ اس جگہ صرف یہ ذکر ہے۔ کہ جو شخص مسیح موعودؑ پر ایمان لایا۔ وہ صحابہ کی جماعت میں داخل ہؤا۔ یہ کہاں ذکر ہے۔ کہ اُسے صحابی کہا جائے۔ سو یہ عذر اگرچہ بالکل بودا ہے۔ کیونکہ کسی جماعت میں داخل ہو کر اس جماعت کا نام نہ پانا ایسی ہی بات ہے۔ جیسے اُولٰٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی تشریح میں عام مسلمان کہتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ کے کامل افراد کو صرف نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحوں کی معیت حاصل ہوگی ان کا درجہ اور نام انہیں نہیں مل سکتا۔ لیکن پھر بھی ایک ایسا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے الفاظ میں اس امر کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کی زندگی میں اس پر ایمان لانے والے صحابہ ہی کہلائیں گے۔ اور نام کے لحاظ سے ان میں اور صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"قد اشار فی قولہٖ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم الی ان جماعۃ المسیح الموعود عند اللہ من الصحابۃ من غیر فرق فی التسمیۃ۔" (خطبہ الہامیہ صـ۱۹۱)

یعنی اللہ تعالےٰ آخرین منھم میں اس امر کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی جماعت خدا تعالےٰ کے نزدیک صحابہ میں سے ہے۔ بغیر اس کے کہ نام کے لحاظ سے کوئی فرق اور امتیاز روا رکھا جائے۔

حدیث کی شہادت

قرآن کریم کی شہادت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریح کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش کی جاتی ہے۔ جس میں آپ نے مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کو صحابہ قرار دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کو درست تسلیم فرمایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مأۃ وثلاثۃ عشر رجلاً ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسماءھم وبلادھم وخلالھم (ضمیمہ انجام آتھم صـ۱۴۱)

یعنی مہدی ایک گاؤں میں سے نکلیگا جس کا نام کدعہ ہوگا۔ پھر خدا اس کی تصدیق کریگا۔ اور دور دور سے اس کے اصحاب جمع کریگا۔ جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا۔ یعنی وہ تین سو تیرہ ہونگے۔ اور ان اصحاب کے نام بقید مسکن و خصلت ایک چھپی ہوئی کتاب میں اس کے پاس درج ہونگے۔ اس حدیث کی صداقت ثابت کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تین سو تیرہ صحابہ کے نام اپنی کتاب میں درج فرمائے ہیں۔ پس یہ حدیث بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو صحابہ کہنا ہی ضروری ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں جو ہمارے سلسلہ کی طرف سے بارہا پیش کی جاتی ہے۔ اور جو مسلم جلد ۲ صـ۳۷۷ باب صفت الدجال میں آتی ہے۔ چار دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جن کا بجز اس کے اور کوئی مفہوم نہیں کہ جس طرح مسیح موعود اللہ تعالےٰ کا نبی ہوگا۔ اسی طرح اس کے ماننے والے صحابہ ہونگے۔ اور جس طرح مسیح موعود نبی اور رسول کے نام سے پکارا جائیگا۔ اسی طرح اس کی زندگی میں اس پر ایمان لانے والے صحابہ کے نام سے پکارے جائینگے۔

صحابہ اور اصحاب ہم معنی الفاظ ہیں

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اصحاب اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں "حقیقۃ الوحی" کا حوالہ جو گزر چکا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو چار دفعہ اصحاب کہا ہے۔ ایک اور جگہ بھی فرماتے ہیں:"یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔ جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا تھا۔" (تذکرہ صـ۵۱۵)

پس صحابہ اور اصحاب ہم معنی الفاظ ہیں اور ان دونوں کو جدا جدا مفہوم کا حامل نہیں سمجھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو اصحاب کہا ہے۔ چنانچہ مخلصین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں۔ اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ بعض بعض سے محبت اور انقطاع اور سرگرمیٔ دین میں سبقت لے گئے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم صـ۴۱)

خطبہ الہامیہ میں تو صاف طور پر ایک جگہ "اُصحابی" کا لفظ آپ نے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"وقد طبع ما شیم ھذا الوحی قبل قتل المشرک الذی یزعمون فیہ کانی قتلتہٗ وقبل موت نصرانی یزعمون فیہ کأن اصحابی صالوا لقتلہٖ۔" (صـ۱۶۶)

یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ وحی اُس مشرک (لیکھرام) کے قتل سے قبل شائع کر دی گئی تھی جس کی نسبت وہ کہتے ہیں کہ گویا میںنے اُسے قتل کیا ہے اسی طرح یہ وحی اُس نصرانی (آتھم) کی موت سے قبل بھی شائع کر دی گئی تھی جس کی نسبت وہ کہتے ہیں کہ گویا میرے صحابہ نے اُسکے قتل کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا۔

حضرت مسیح موعود کا زمانہ

متذکرۃ الصدر حوالجات سے جو قرآنمجید احادیث اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ امر اظہر من الشمس ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ میں آپ پر ایمان لانے والوں کا نام صحابہ ہی ہے۔ اور اسی نام سے انہیں پکارا جائے گا۔ اس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اُسکے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائینگے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلٰثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے" (حاشیہ تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱۵۶)

یہ بالکل ویسا ہی قول ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم پس چونکہ "برعایت منہاج نبوت" "مسیح موعود کا زمانہ بھی اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائینگے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے صحابہ اور صحابہ کو دیکھنے والے تابعین اور تابعین کو دیکھنے والے تبع تابعین کہلائے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے والے بھی صحابہ اور حضرت مسیح موعود کے صحابہ کو دیکھنے والے تابعین اور ان کو دیکھنے والے تبع تابعین کہلائیں۔ یہ وہ ارادہ ہے جو خدا تعالےٰ کے حضور مقدر ہو چکا۔ اور جس چیز کا خدا ارادہ کرے وہ دنیا میں ضرور ہو کر رہتی ہے۔ ہاں اس نام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نہ آنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں کہیں "صحابہ" کا لفظ نہیں آتا۔

ضروری گزارش

آخر میں اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا سلسلہ اللہ تعالےٰ نے منہاج نبوت پر قائم کیا ہے۔ پس جب کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صدق دل سے نبی کہتے آپ کے حرم کو ام المومنین کہتے۔ آپ کے جانشینوں کو خلفاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی صحبت سے مستفیض ہونے والوں کو صحابی نہ کہیں۔

چند باتیں

قادیان کی زبان اردو ہونی چاہیئے

اُردو زبان کو ترقی دینے کے سلسلہ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون الفضل میں پڑھکر بہت ہی خوشی ہوئی۔ دوسرے مضمون کا شدید انتظار رہے۔ کیونکہ پہلے مضمون کے اختتام پر "باقی پھر" لکھا ہوا تھا۔ اگر احمدی اُردو کے حامیوں کی کوششوں کے طفیل قادیان کی زبان اردو ہو جائے۔ تو یہ چیز ہمیشہ ان کی یادگار رہے گی۔ یقیناً ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارے احباب تھوڑی سی توجہ فرمائیں۔ میری ناچیز رائے میں پنجاب آج اردو کی خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں۔ بلکہ پیش پیش ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پنجاب دعویٰ تو اُردو کی خدمت کا کرتا ہے مگر بولتا پنجابی ہے۔ سالک اور مہر کتنا اچھا لکھنے والے ہیں۔ لیکن جب کبھی اُن کے دفتر میں جانے کا اتفاق ہوا اُنھیں پنجابی میں ہی گفتگو کرتے سُنا۔ پنجاب میں اردو پورے طور پر تبھی زندہ سمجھی جائے گی۔ جب وہاں تحریر و تقریر کے علاوہ روزمرہ کی گفتگو میں بھی اردو مروّج ہوگی۔ قادیان میں بھی اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہر شخص (کم از کم تعلیمیافتہ) اردو میں گفتگو کرے۔ الحمدللہ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے طفیل خاندان نبوت کی زبان اردو ہے۔ مگر تمام قادیان کی زبان اُردو ہونی چاہیئے۔ میرا خیال ہے بہت سے لوگ قادیان میں اردو بولتے ہیں۔ تاہم ابھی قادیان کی زبان کو ہم اردو نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ بہت سے پنجابی بھی بولتے ہیں۔ اگر پنجابی بولنے والے اصحاب اُردو کی خاطر تھوڑی سی قربانی کریں۔ تو اردو کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی ضد پر قائم رہنا چاہیں تو پنجابی کو کوئی خاص نفع نہیں پہنچیگا۔ اگر صرف تعلیم یافتہ اصحاب کو بذریعہ اخبار قادیان میں اردو بولنے کی تحریک با تاکید کی جائے۔ تو انشاءاللہ پھر باقی لوگ بھی خود بخود اُردو بولینگے۔ جو لوگ پنجابی بولنا پسند کریں۔ اُنھیں لکھنے کے لئے بھی گورمکھی سیکھنی چاہیئے۔ مگر اسے کوئی پسند نہیں کرے گا۔

مکانوں پر اشعار لکھنا

مکانات پر کچھ لکھنے کے متعلق تو مجھے کچھ بھی تجربہ نہیں۔ مگر میں نے دو مکانوں پر دو مختلف شہروں میں دو اچھے اشعار لکھے دیکھے۔ جو حضرت میر صاحب کا مضمون پڑھکر مجھے یاد آ گئے وہ لکھدیتا ہوں ؎

(۱) آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا کل کی خبر نہیں

(۲) درحقیقت مالک ہر شے خداست
این امانت چند روزہ نزد ماست

بعض لوگ کسی خاص تقریب کے موقع پر حسب حال اشعار دیوار پر لکھ کر لگا دیتے ہیں۔ سوگر وہ احباب جن کے مکان پر کسی تقریب پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے جانے والے ہوں اُن کے لئے غالب کا مندرجہ ذیل شعر خوبصورت لکھ کر دیوار پر چسپاں کرنا حسب حال ہوگا ؎

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

بیت الدعاء

میں نے قادیان میں سُنا تھا کہ جو احمدی بھائی قادیان میں مکان بناتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کے پیش نظر اپنے مکانوں میں بیت الدعا بھی بناتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ ایسے احباب جو بیت الدعا تعمیر کراتے ہوں اگر اپنے بیت الدعاء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل شعر لکھوالیں تو بہت موزوں ہوگا ؎

دیں غار میں چھپا ہے اِک شور کفر کا ہے
اب تم دعائیں کرلو غارِ حرا یہی ہے

آخری مصرع میں غار حرا کی بجائے بیت الدعا بھی رکھا جا سکتا ہے۔

(خاکسار سید محمود احمد شاہ بی اے از بنگال)

احمدی نوجوانوں سے خطاب

(مجاہد ہنگری کا پیغام)

عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ یہ ناچیز غلام اپنے آقا کے مطالبہ وقف زندگی پر لبیک کہتے ہوئے والدین۔ بیوی بچوں۔ وطن۔ ملازمت وغیرہ کو چھوڑ کر خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوا۔ اور آج کیا دیکھتا ہوں کہ بوڈاپسٹ جس میں ۷۰ گرجے ہیں اور ایک بھی مسجد نہیں اور جس کے باشندے رومن کیتھولک ہیں اور تین بڑے خداؤں کے علاوہ لاتعداد چھوٹے خداؤں کو بھی مانتے ہیں مگر کسر صلیب کے لئے انہی میں سے احمدی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور ملک کے اخباروں میں اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ اور آئندہ زندگی اور مستقبل مجھے ایسا شاندار نظر آتا ہے۔ کہ اگر وہ اقربا جو میرے وقف زندگی کے خلاف تھے دیکھ پائیں تو وہ سینٹ کیتھیڈرل کے گرجا پر چڑھ کر اللہ اکبر کی اذان دیں۔ جس ملازمت سے میں نے استعفےٰ دیا وہ ایک ریلوے کمپنی کی تھی۔ مگر آج کئی تجارتی کمپنیاں مجھے ڈائرکٹر بنانے کے لئے تیار ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ میں نے اپنے آقا کے ادنیٰ اشارے پر تن من قربان کر دیا۔ اور یہ ایک گر ہے جس کو سیکھنے والا ہر میدان میں فتحمند ہوگا۔ نونہالان جماعت کے لئے ذرا ہمت کرنے کی دیر ہے اور دنیا کی آلائشوں سے بالا ہونے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جب سے زمین و آسمان بنا کبھی ایسا نہ ہوا کہ خدا نے نیکوں کو ضائع کیا ہو۔ (المسیح الموعود) میں بھی آج دور دراز ملک سے نوجوان بھائیوں کو یہ پیغام دیتا ہوں:۔ اے برادران جماعت! کس بات کی انتظار ہے؟ خلیفہ وقت کے فرمانبردار غلام ہو اور دین کے لئے اپنی جانوں پر کھیل جاؤ۔ کیونکہ اس میدان کے اناڑی بھی خلیفہ وقت کی دعاؤں سے فتحیاب ہو رہے ہیں۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

تحریک جدید کے ایک مجاہد کی سنگاپور میں تبلیغی سرگرمیاں

عیسائیوں میں تبلیغ اسلام

دارالامان سے روانہ ہو کر سنگاپور تک پہنچنے کے حالاتِ سفر ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر چکنے کے بعد آج سنگاپور کے دورانِ قیام کے کچھ حالات عرض کرتا ہوں:

سنگاپور میں میرا کوئی مستقل پروگرام نہیں رہا۔ کیونکہ میں نے آگے جانا ہے یہاں صرف عارضی طور پر چند ہفتوں کے لئے بعض حالات کے پیشِ نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک کے مطابق ٹھہرنا پڑا۔ اور میں نے اس مختصر سے قیام کے وقت سے فائدہ اٹھا کر بعض لوگوں کو تبلیغ کی:

خاکسار کو ایک دفتر میں ۱۲ رجون کو کسی کام کی خاطر مولوی غلام حسین صاحب کے ہمراہ جانا پڑا۔ وہاں ایک چینی کلرک سے ملاقات ہوئی۔ یہ معلوم کر کے کہ ہم دونوں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور اپنی رائے کا اظہار بھی ان الفاظ میں کیا۔ کہ آج کل جیسا کہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ خصوصاً اہلِ یورپ وامریکہ کا رجحان تو اسلام کی طرف زیادہ ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے اس کا پتہ دریافت کیا۔ اور اتوار کے روز اس سے ملنے کا وعدہ کیا۔ دو تین دفعہ اس سے پہلے بھی مولوی غلام حسین صاحب کو اس دفتر میں اس سے کام پڑا۔ لیکن پہلے کبھی ایسی گفتگو کا موقعہ نہیں آیا تھا۔ حسب وعدہ اتوار کے دن ہم دونو ۹ بجے کے قریب اس کے مکان پر پہنچ گئے۔ وہ غیر متعصب۔ اور محققانہ دماغ رکھنے والا انسان ہے۔ اسکی عمر تقریباً ۲۳ سال ہے اس نے عیسائیت اختیار کی ہوئی ہے اور Methodist Church سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی صداقت پر ازروئے بائیبل انگریزی زبان میں گفتگو ہوتی رہی۔ بائیبل سے متعدد حوالجات اسلام و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق نکال کر دکھائے گئے۔ یہ سنکر کہ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق جو نشانات مقرر تھے۔ وہ پورے ہو گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ وہ بہت متعجب ہو کر بار بار کہتا۔ افسوس مسیح ثانی آ بھی چکے اور ابھی تک ان کی آمد کے متعلق دنیا کو علم نہیں ہو سکا۔ ایک گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے اُسے دو کتابیں تحفہ شہزادہ ویلز (انگریزی) و زلزلہ کوشش (انگریزی) پڑھنے کے لئے دیں۔ اس نے شکریہ کے ساتھ کتابیں لیں۔ اور غور سے پڑھنے کا وعدہ کیا۔

۱۴ رجون کو ایک عیسائی مشنری ہمارے مکان پر آیا۔ اس کے پاس چند کتب فروخت کرنے کے لئے تھیں۔ اس نے ایک دو کتابیں دکھا کر ہمیں بھی تحریک کی۔ کہ کچھ کتابیں خریدیں۔ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون سے فرقہ کی اشاعت کرتا ہے۔ وہ کسی خاص فرقہ کے ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتا تھا۔ البتہ حضرت مسیح کی الوہیت کا قائل تھا۔ اور یہ عقیدہ رکھتا تھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ۱۹۱۴ء میں دوبارہ نزول فرما چکے ہیں۔ دوربین نگاہوں نے انہیں دیکھ لیا ہے لیکن کمزور نگاہیں جو روحانیت سے محروم ہیں نہیں دیکھ سکیں۔ یہ دریافت کرنے پر کہ ان کا نزول کہاں ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ وہ امریکہ میں آ چکے ہیں۔ اس مشنری کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ دو خدا ہیں ایک یہوواہ جو کہ اعلیٰ و برتر ہے۔ اور دوسرا خدا وہ جو کہ ادنےٰ ہے وہ بڑے کام کرتا ہے اور ظالم ہے۔ اس کے دیگر ہم عقائد مشنری ایک بڑی تعداد میں دیگر ممالک میں اپنے عقائد کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ رومن کیتھولک کے سخت خلاف ہیں۔ اور ان کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں میں نے اسے بتایا کہ تورات اور انجیل میں جو علامات حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق بتائی گئی ہیں۔ وہ آپ کے موہومہ و فرضی مسیح ثانی پر پوری نہیں اترتیں۔ ہاں بائیبل کی تمام پیشگوئیاں ایک اور شخص کے دعویٰ مسیحیت کی صداقت میں پوری ہو گئی ہیں۔ جس کی بعثت ہندوستان میں ہوئی۔ اور جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حسب وعدہ تمام دنیا کی اقوام کی ہدایت کے لئے مسیح موعود و مہدی مسعود ہندوستان کی سرزمین میں بھیجدیا۔ اس کے ثبوت میں متعدد حوالجات بائیبل سے نکال کر اسے دکھائے گئے۔ دورانِ گفتگو میں وہ ڈبل روٹی کے چند ٹکڑے نکال کر اور یہ کہہ کر کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے کھانے لگا ہم نے چائے اور ڈبل روٹی منگوا کر اسے کھانے کے لئے پیش کی۔ وہ ہمارے اس سلوک سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے کہا افسوس یورپین اقوام میں مہمان نوازی بالکل ہی مفقود ہے۔ آپ لوگ تو مہمان کی بہت خاطر و مدارات کرتے ہیں۔ چائے پینے کے بعد دوبارہ سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کی تائید میں ہم نے کئی دلائل دیئے۔ اور بائیبل سے کئی حوالجات پیش کئے۔ اسی طرح قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر بھی۔ اور اس سے مطالبہ کیا۔ کہ بتاؤ ان روشن اور واضح حوالجات کو کس پر چسپاں کرو گے لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور کہنے لگا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک دانا اور روشن دماغ انسان تھے۔ اپنی قوم اور اہلِ یہود کے نقائص اور زمانۂ جاہلیت کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں کامیابی حاصل کی۔ قرآن مجید الہامی کتاب نہیں۔ بلکہ ان کا اپنا کلام ہے۔ میں نے کہا قرآن مجید ہر زمانہ کے لئے ہے۔ اور قرآن مجید کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس میں ایک شوشہ بھر بھی کوئی انسان تبدیلی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خود اس کا محافظ ہے۔ اور یہ ایسی جامع اور مکمل کتاب ہے۔ کہ آج کے مہذب کہلانے والی غیر مسلم اقوام نے بھی اس کے قوانین پر عمل کرنا اختیار کر لیا ہے۔ اور کسی زمانہ میں بھی اس میں ترمیم کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس کے بالمقابل عیسائیوں نے بائیبل میں سینکڑوں جگہ تحریف کر ڈالی ہے۔ دنیا کی ہر قوم کے لئے ہدایت کی راہیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام روئے زمین کی اقوام کے لئے اللہ تعالےٰ نے نبی اور رسول کر کے بھیجے۔ اس کے بالمقابل حضرت عیسٰے علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف نبی ہو کر آئے۔ جیسا کہ وہ خود انجیل میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ اور یہ کہ لڑکوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈالنا اچھا نہیں۔ پھر انہوں نے اپنے مبلغین کو بھی ہدایت کی کہ وہ بنی اسرائیل کے بغیر کسی کو تبلیغ نہ کریں اس لئے آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ انجیل کی تعلیم کے خلاف بنی اسرائیل کے علاوہ دیگر اقوام کو عیسائیت کی دعوت دیں۔ پھر میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو ایسی زبان میں نازل کیا ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان قرآن مجید کے حافظ موجود ہیں۔ اور یہ بھی قرآن مجید کے محفوظ اور غیر مبدل ہونے اور اسکے الہامی کتاب ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ یہ سن کر وہ اور بھی متعجب ہوا۔ کہ دنیا میں لاکھوں انسان حافظ قرآن موجود ہیں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی برکت تھی۔ کہ یہ عیسائی مشنری ایسا

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصّوں میں تبلیغ احمدیت

کراچی

سکرٹری صاحب تبلیغ محمد نواز صاحب لکھتے ہیں:-

۱۶ راگست کو خالق ڈینا ہال میں زیر صدارت حاجی عبد الکریم صاحب بیاباس جلسہ کیا گیا۔ صاحب صدر نے بیان کیا کہ تمام انبیاء اہل دنیا کو مرنے کے بعد والی زندگی کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں چونکہ اس زمانہ میں اہل مذاہب نے اس مقصد کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان کی سرزمین میں تمام نبیوں کے مشترکہ مقصد کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اسی مقصد کی تشریح کے متعلق اس وقت شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل نومسلم ایک مسلم کی زندگی کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد مولوی صاحب نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلم کی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق کس قدر واضح اور مطابق فطرت تعلیم دی ہے جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں حاجی صاحب نے بھی ایک موثر تقریر کی۔ جماعت کے ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں۔ انصار اللہ کی انجمن قائم ہو چکی ہے۔ مختلف کلبوں اور سوسائٹیوں میں انگریزی لیکچروں کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کے دو انگریزی لیکچر ہو چکے ہیں۔

حافظ آباد

منشی ضیاء اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھتے ہیں:-

مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی ایک ہفتہ سے زائد یہاں رہے۔ شہر کے معززین کے گھروں پر جا کر ان تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ نیز احمدیہ حیات مجلہ ہال میں شیعہ سنی اہلحدیث معترضین کے سوالات کا جواب دیتے رہے۔ اب دیہات کے دورہ پر گئے ہیں۔

موضع اسمٰعیلیہ

میاں عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں کہ:-

۲۷ راگست کی رات کو جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مولوی احمد علی صاحب نے نماز اور روزہ کی حقیقت بیان کی۔ اور دیہاتیوں کو بُری عادات سے بچنے کا وعظ کیا۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ بھی بیان کی۔ غیر احمدی کافی تعداد میں موجود تھے۔

بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مہتمم تبلیغ لکھتے ہیں:۔ کئی مہینوں سے میں دیہات میں دورہ کر رہا ہوں۔ موضع کھرام پور اور دیوگرام میں انفرادی تبلیغ کی۔ اور انصار اللہ کے جلسے باقاعدہ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے

قریشی محمد حنیف صاحب لکھتے ہیں:-

میں نے اگست کے پہلے ہفتہ میں سات گاؤں کا تبلیغی سفر کیا ہے۔ شہباز پور میں دو دن تک دو مولوی صاحبان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ لوگوں نے امن سے تقاریر سنیں اور خاتمہ پر محبت کے ساتھ رخصت کیا۔ موضع کھرام پور میں ایک عرس کے موقعہ پر جہاں قریباً پندرہ ہزار کا مجمع تھا۔ تیرہ ۱۳ انصار اللہ کے ساتھ ۱۴-۱۵-۱۶- اگست کو تبلیغ کی۔ کچھ ٹریکٹ فروخت کئے اور بہت سے مفت تقسیم کئے۔ انصار اللہ نے اس موقع پر بہت محنت سے کام کیا جناب مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت برہمن بڑیہ بھی انصار اللہ میں شامل تھے۔

سخی سرور

مولوی رحیم بخش صاحب لکھتے ہیں:-

میں ۲۴ راگست کو سخی سرور پہنچا۔ شہر میں شیعوں کی ایک مجلس ہو رہی تھی۔ جس میں تقریر کرنے کے لئے مجھے بھی وقت دیا گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں ختم نبوت کی حقیقت بیان کی۔ حاضرین کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ علاوہ ازیں بعض معززین شہر کو انفرادی طور پر تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔ ۱۲ راگست کو فورٹ منرو پہنچا۔ لوگوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔

گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں کامیاب جلسہ

سکرٹری صاحب تبلیغ میانوالی ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:-

موضع گلہ مہاراں میں احرار نے تبلیغی کانفرنس کا ڈھونگ رچایا۔ اسلئے جماعت احمدیہ نے اپنے جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں شمولیت کے لئے مرکز سے جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ۔ مولوی دل محمد صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف موگا تشریف لائے۔ پندرہ اگست کو دو بجے دن کے جلسہ کی کارروائی چوہدری رحمت خان صاحب آف کوٹ باجوہ کے باغ میں شروع ہوئی۔ گیانی واحد حسین صاحب نے مذاہب عالم کے اصول کی بنا پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت ثابت کی ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب نے احراری لیڈروں کی مسلمانوں سے غداری کے حالات سنائے۔ دوسرے روز پہلی تقریر مولوی خیر الدین صاحب نائب قوال نے شیعہ مذہب کے متعلق کی۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں مولوی دل محمد صاحب مبلغ سلسلہ نے احراری مولویوں کے بہتانات کی تردید کی اسی جلسہ میں گیانی صاحب نے سکھ مذہب پر اور ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب نے احرار کی حقیقت پر برجستہ تقاریر کیں ۱۶ راگست کو چار بجے ہمارا جلسہ ختم ہوا ہمارے جلسہ میں غیر مسلم اور خود احراری کانفرنس میں شامل ہونے والے غیر احمدی آتے رہے۔ سترہ احمدی جماعتوں کے دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ پو ہلہ مہاراں کے دوستوں نے رہائش اور کھانے کا عمدہ انتظام کیا۔

بھاکا بھٹیاں

مولوی اسماعیل صاحب مبلغ نے دو روز تک یہاں ایک غیر احمدی مولوی سے تبادلہ خیالات کیا۔ بعد ازاں خانقاہ ڈوگراں میں گئے۔ یہاں غیر احمدیوں کے زیر انتظام مسلمانوں کی موجودہ حالت پر انہوں نے لیکچر دیا۔ اور اسلام کے فضائل بہت عمدہ رنگ میں پیش کئے۔ مقامی عیسائی مشنری سے تبادلہ خیالات کے لئے مولوی صاحب گئے۔ لیکن پادری صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ (نامہ نگار)

ہیرکوٹ

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:-

۴ راگست کو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ نے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ ۸ راگست کو مانگٹ اونچے میں منادی کے بعد جلسہ کیا گیا۔ ایک غیر احمدی مولوی سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ علاوہ ازیں مولوی صاحب نے مختلف دیہات میں لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا۔ مانگٹ اونچے کے جلسے کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہے۔

میدناپور (بنگال)

جناب مولانا ظل الرحمان صاحب مبلغ آخر ماہ جولائی میں یہاں تشریف لائے آٹھ نو روز یہاں کے قیام میں معززین شہر سے پرائیوٹ ملاقات کر کے تبلیغ کرتے رہے۔ بنگال کے مشہور سیاسی لیڈر مولانا محمود سہروردی صاحب جو کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں اور ہمارے امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے بڑے مداح اور جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کے معترف ہیں۔ ایک دن ہمارے مبلغ صاحب کو پرتکلف چائے کی دعوت دی اس کے علاوہ خاکسار نے دو دن بذریعہ ڈھنڈورہ تمام شہر والوں کو مولوی صاحب کی تقریر سننے کے لئے بلایا۔ سنجیدہ طبقہ کے لوگ ہماری تبلیغی مجالس میں شریک ہو کر مولوی صاحب کی تقریر "ظہور امام مہدی" اور "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" کو اطمینان کے ساتھ سنتے رہے۔ بعض لوگوں نے

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ
اردو شارٹ ہینڈ
صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

دُبلے۔ پتلے۔ کمزور و ناتوانو غور سے پڑھو
بجلی کی قوت
امرت بُوٹی
(زود اثر بوٹی)

تمام جسمانی اور مردمی کمزوری کو دور کرکے نئے سرے سے جوانی کی بہار دکھائے گی۔ جسم کو موٹا تازہ کرکے جسم کو کندن کی طرح چمکا دے گی۔ خوراک ۲۱ روز ایک روپیہ چار آنے عہ محصول بذمہ خریدار:
ڈاکٹر الف خان حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
هو الناصر - هو الشافی
یہ مطب نوازی کی صد مایۂ ناز و دیرینہ مجرب ایجاد
"موٹاپا دور"

ہوں۔ وہ لوگ جو مہینہ مہینہ بھر صرف اس لئے کہ ہمارا موٹاپا دور ہو جائے خوراک نہیں کھاتے۔ میں ان کے لئے بلا پرہیز۔ بلا ضرر آب حیات ہوں۔ ہر روز ۲ اونس (۵ تولہ) وزن کم کرتا ہوں۔ میرے استعمال سے بعد از ولادت بڑھا ہوا پیٹ بھی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ میرا استعمال صحت کو بحال رکھتا ہوا جسم پھرتیلا بناتا ہے۔ مجھے زن و مرد استعمال کرکے بفضل خدا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میری کم قیمت غربا اور امراء کے لئے پسندیدہ ہے۔ میں ریل میں بیٹھ کر دور دور کی سیر کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم مجھ سے ہر ایک بیمار کو شفا حاصل ہو کہ تو شافی ہے۔ میری قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ آنے ہے۔ نوٹ: مکمل حالات لکھا کریں:
پتہ مردانہ۔ مردانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ۔ پتہ زنانہ۔ زنانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ

خوشخبری
بجلی کی عینک

جرمن سائنسدانوں نے کئی سال کی کوششوں کے بعد اب یہ عینک ایجاد کی ہے۔ اس بجلی کی عینک کو رات کے وقت آنکھوں پر لگا لینے سے ہر ایک آدمی جو کام بھی کرنا چاہے کر سکتا ہے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ نہ لالٹین کی ضرورت نہ لیمپ کی ضرورت۔ بچے بوڑھے عورت مرد سب استعمال کر سکتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ سوائے ہمارے دوسری جگہ نہ ملے گی۔ یہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت رعائتی صرف دو روپے محصولڈاک ۵ آنے علاوہ ہوگا۔ مینیجر دی جرمن ناولٹی سٹور۔ کراچی شہر

رشتہ درکار ہے

ایک مخلص احمدی نوجوان بعمر ۲۱ سال جو کہ بمشاہرہ ۴۰ روپیہ ماہوار گورنمنٹ سروس میں مستقل ملازم ہیں۔ آئندہ ترقی کا کافی موقعہ ہے کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی مخلص تعلیم یافتہ ظاہری اوصاف سے متصف اور ۱۶ سال سے زائد عمر کی نہ ہو۔ ذات پات کا کوئی سوال نہیں ہے۔ زیادہ تفصیل بذریعہ خط و کتابت م۔ الف معرفت سردار احمد احمدی پوسٹل کلرک جوبلیاں ضلع ہزارہ ہو:

سُرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے قادیان کی بزرگ ہستیاں۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء پر زور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ کل امراض چشم میں شرطیہ مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔
قیمت فی تولہ دو روپیہ ۸ قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ عصہ
ملنے کا پتہ: محمد حیات مینیجر رفیق حیات۔ قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک معزز مغل گھرانے کی نوجوان لڑکی بعمر ۱۵ سال کے لئے جو پانچویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کے والدین کی طرف سے علاوہ دیگر جہیز کے قادیان میں ایک کنال سکنی زمین بھی دی جائے گی۔ لڑکا برسر روزگار اور دیندار احمدی ہونا چاہیئے۔ جس کی تصدیق مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کریں۔ قوم مغل کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت بنام مرزا عمر بیگ صاحب پریذیڈنٹ حلقہ مسجد اقصےٰ قادیان کی جائے۔ ناظر امور عامہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو۔ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے دل کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا:
پتہ۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

احمدی جنتری

بحمد للہ ۱۹ سال یعنی ۱۹۱۸ء سے احمدی جنتری شائع کی جاتی ہے۔ اس میں ہمیشہ ہر سال جداگانہ مفید اور دلچسپ تبلیغی مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ اس دفعہ اور بھی عجیب و غریب انوکھے نرالے مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ بحمد للہ یہ مجموعہ اس قدر مقبول خاص و عام ہے۔ کہ جنتری پریس سے ابھی چھپکر بھی نہیں آتی۔ کہ دوستوں کی درخواستیں قبل از وقت آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس دفعہ چار ہزار چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اور تاجر صاحبان کے واسطے بہت اچھا موقعہ ہے کہ وہ اپنے اپنے اشتہارات طبع کے لئے ارسال فرمادیں۔ چونکہ جنتری ہذا باوجود دور دور پہنچنے اور سال بھر تک بستر پر رہنے تک ہی کام نہیں آتی۔ بلکہ احباب اکی فائل مجلد بنوا کر ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے ہیں۔ یہ جنتری ۲۰×۲۶ کتابی سائز پر طبع ہوتی ہے۔ نہایت قلیل اور واجبی اجرت رکھی جاتی ہے۔ فی صفحہ چار روپیہ نصف صفحہ دو روپیہ۔ چوتھائی صفحہ ایک روپیہ۔ اجرت بہر حال پیشگی اشتہار کے ساتھ آخر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک آجانی چاہیئے:
محمد یامین تاجر کتب موجد احمدی جنتری قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۷ ستمبر۔ عربوں نے ایک ریلوے لائن پر بڑے بڑے پتھر اور ڈائنامیٹ بچھا دیا۔ جس سے ایک فوجی ٹرین الٹ گئی۔ ڈائنامیٹ پھٹنے سے تین سو سے زائد سپاہی زخمی اور ہلاک ہوئے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام نے نابلس پر پچاس ہزار پونڈ جرمانہ کیا ہے ڈائنامیٹ کے پھٹنے کی وجہ سے چار چار میل تک سڑک کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

بیت المقدس ۷ ستمبر۔ طولکرم کے قریب آج پھر معرکہ جاری رہا۔ حملہ آور عربوں کی تعداد چار سو کے قریب تھی انہوں نے طیاروں پر گولیاں برسائیں اور تین کو زمین پر گرا لیا۔ آٹھ طیارہ ران زخمی اور ہلاک ہوئے۔ حملہ آوروں کو خونریز لڑائی کے بعد بھگا دیا گیا۔ اس معرکہ میں متعدد عرب ہلاک ہوئے۔

لندن ۷ ستمبر۔ میڈرڈ میں مقیم برطانی رعایا کو سفیر برطانیہ نے فوراً میڈرڈ سے باہر چلے جانے کی ہدایت جاری کردی ہیں

شملہ ۷ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر دت ڈپٹی پریزیڈنٹ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے خان عبدالغفار خان پر عائد کردہ قیود پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا کی نامنظوری کے متعلق گورنر جنرل کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعض کانگرسی ارکان نے پیغام کا استقبال بلبیوں کی طرح آوازیں نکال کر کیا۔ جبکہ پیغام سنایا جا رہا تھا۔ گزشتہ روایات کے خلاف جملہ ارکان اسمبلی نے اسے کھڑے ہو کر سننے کی بجائے بیٹھ کر سنا۔

کلکتہ ۷ ستمبر۔ شمالی کلکتہ میں ایک بم پھٹنے کی وجہ سے دو آدمی شدید مجروح ہوئے۔ جس کمرے میں وہ بم پھٹا اس کو بے حد نقصان پہنچا ہے

لاہور ۷ ستمبر۔ پنجاب یونینسٹ پارٹی کی طرف سے بیان شائع ہوا ہے کہ تمام مسلمانان پنجاب کو بالعموم اور ارکان اتحاد پارٹی کو بالخصوص پوری امید ہے کہ راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام صاحب بلامقابلہ پنجاب کونسل کے صدر منتخب ہوں گے اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ اتحاد پارٹی کا کوئی دوسرا رکن صدارت کے معاملہ میں راؤ بہادر مذکور سے مقابلہ کا ارادہ رکھتا ہے۔

بیت المقدس ۷ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلطان ابن سعود نے اہل فلسطین کو ہمدردی کا ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وزارت خارجہ برطانیہ کو تار دیا گیا ہے کہ اہل فلسطین کے ساتھ انصاف کیا جائے اور مسئلہ فلسطین پر ہمدردی کے ساتھ غور و خوض کیا جائے۔ جس کا جواب وزارت برطانیہ نے یہ دیا ہے۔ کہ حکومت مسئلہ فلسطین پر ہمدردی سے غور کرے گی

جبل پور ۷ ستمبر۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ سی۔ پی گورنمنٹ کے سابق وزیر راؤ بہادر این کے کیلکر جو کانگرس کی طرف سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ اپنے خطاب سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

ٹانکن ۷ ستمبر۔ چند ہفتوں تک مصالحت کی گفت و شنید اور فوجوں کی نقل و حرکت کے بعد چین میں قیام امن و امان کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

استنبول ۷ ستمبر۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم استنبول سے ویانا روانہ ہو گئے ہیں مصطفیٰ کمال پاشا نے ان سے الوداعی ملاقات کی۔ شاہ ایڈورڈ انگلستان کو طیارہ کے ذریعہ ویانا سے روانہ ہوں گے۔

بیت المقدس ۷ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۸۳۳ عربوں کو گرفتار کیا گیا۔ ۱۳۰۶ کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔ ۳۳۶ بری کر دیا گیا۔ اور ۲۸۰ کے خلاف مقدمات دائر ہیں۔

کانگڑہ ۷ ستمبر۔ بارہ دیہاتی تحصیل پالم پور کے ایک چشمہ میں مچھلی کا شکار کھیل رہے تھے کہ یکایک پہاڑ سے سیلاب آیا چنانچہ وہ خس و خاشاک کی طرح سیلاب میں بہہ گئے۔

شملہ ۷ ستمبر۔ کانگرسی رہنما مسٹر ایم۔ ایس اینے نے اسمبلی میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں ہندوستان کے لوگوں کے لئے سیلف گورنمنٹ کی سکیم تیار کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کانگرس نے جدید آئین کو مسترد کرانے کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور لازمی طور پر اس فیصلہ میں فرقہ وارانہ فیصلہ کا استرداد بھی شامل ہے

لندن ۷ ستمبر۔ باغی فوجوں نے چاروں طرف سے سان سبسٹین کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اشتراکی بھی پوری تن دہی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ باغیوں نے شہر کو نذر آتش کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ شہر میں آگ لگانے کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ حکام زیادہ عرصہ قابو رکھنے کی تاب نہیں رکھتے۔

کراچی ۷ ستمبر۔ "اخبار ڈیلی گزٹ" لکھتا ہے کہ صوبہ سرحد کا قبیلہ مہمند پھر لشکر کشی کے لئے جمع ہو رہا ہے۔ احتیاطی طور پر تمام ریلوے سٹیشنوں اور اہم مراکز پر فوجی دستے متعین کر دیئے گئے ہیں اور درہ خیبر ریلوے کے حفاظتی دستوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ رائل ایئر فورس کے بیڑے کو مزید بم انداز مشین گنیں مہیا کر دی گئی ہیں۔

نئی دہلی۔ آج صدر بازار دہلی میں آٹھ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ آٹھوں دکانیں بیمہ شدہ تھیں۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تفتیش ہے۔

کوئٹہ ۷ ستمبر۔ فورٹ سنڈیمن کے نزدیک ایک ہوائی جہاز گرنے کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس حادثہ میں ایک انگریز ہواباز ہلاک اور ایک سخت مجروح ہوا۔

شملہ ۷ ستمبر۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت اور مسٹر موہن لال سکسینہ نے اس بنا پر اسمبلی کے اجلاس میں تحریک التوا پیش کی ہے کہ مسٹر مسانی کو پنجاب سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے

بیت المقدس ۷ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے ۶۳ یہودیوں اور دو آرمینیوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کو ان پر کمیونسٹ ہونے کا شبہ ہے۔

ادیس ابابا (بذریعہ ڈاک) حبشیوں کو اطالوی حکومت سے مطمئن کرنے کے لئے اطالوی وائسرائے مذہبی تیوہاروں کی تقریبات پر لنگر جاری کرتے اور خیرات تقسیم کرتے ہیں۔ مساجد کے ساتھ نئے کمروں کی تعمیر جاری ہے اور شہر میں باغات لگانے کی تجویز زیر غور ہے

وارسا ۷ ستمبر۔ پولینڈ کے اخبارات نے خبر شائع کی ہے کہ حکومت پولینڈ کی طرف سے سپانیہ میں جو اعزازی قونصل مقرر تھا۔ وہ خانہ جنگی کے دوران میں قتل ہو گیا ہے۔ پولینڈ کی حکومت نے اپنا نمائندہ مقیم میڈرڈ کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس واقعہ کے خلاف شدید احتجاج کرے۔

ہنڈے ۷ ستمبر۔ آئرون کی جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد باغی سان سبسٹین کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ گداولوپ سے یکایک آئرون پر گولہ باری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے جس قلعہ کو خالی سمجھا گیا تھا۔ کچھ سرکاری فوج اس میں موجود ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قلعہ کے قریب سرنگیں بچھی ہوئی ہے۔ اس لئے باغی فوج نہایت احتیاط سے آگے بڑھ رہی ہے۔ پناہ گزینوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ قلعہ گرالوپ میں بارہ اشخاص جو بطور یرغمال اسیر تھے قتل کر دیئے گئے

لندن ۷ ستمبر۔ کینیا کی ایک ہواباز عورت مسز برائل مارکھم نے بحر اوقیانوس کو مشرق سے مغرب تک ایک ہی پرواز میں عبور کیا ہے۔

امرتسر ۷ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنہ ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے۔ کھانڈ دیسی ۸ روپے ۲ آنے سے ۹ روپے ۱۰ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے۔ اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۵ آنے ہے